Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

۱۷ شوال سنہ ۱۳۷۰ ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ ،، سہ ماہی ۷ ،، ماہوار ۲½ ،، فی پرچہ ۱؍

جلد ۳۹/۵ | ۲۲ وفا ۱۳۳۰ ہش | ۲۲ جولائی ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۶۹

حضور ایدہ اللہ ربوہ واپس پہنچ گئے

ربوہ ۲۱ جولائی (بذریعہ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج دو بجکر تیس منٹ پر بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ حضور کو شدید درد نقرس کی تکلیف ابھی تک ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:۔

—— لاہور ۲۱ جولائی: حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی عام حالت قدرے بہتر ہے۔ آج ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب نے مثانہ اور گردہ کا ایکسرے لیا۔ لیکن پیشاب میں خون آنا ابھی رکا نہیں احباب موصوفہ کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

وہ آدم کی اولاد میں سب سے بڑھ کر صاحب جمال ہے۔ اور اپنی اصلیت میں موتیوں سے بھی زیادہ پاک ہے۔ اس کے ہونٹوں پر حکمت کا چشمہ جاری ہے۔ اس کے دل میں حقائق اور معارف سے بھرا ہوا ایک کوثر ہے۔ خدا کے لئے خدا کے غیر سے اس نے اپنا دامن خالی کر دیا۔ تری اور خشکی میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو ایک ایسا چراغ دیا ہے۔ کہ ہمیشہ کے لئے اس چراغ کو کسی آندھی سے بجھنے کا کوئی خطرہ اور غم نہیں ہے۔ (از انجام آتھم)

حکومت پاکستان کوئی خطاب نہیں دیگی - پرانے خطابات کے استعمال کی ممانعت

کراچی ۲۱ جولائی: ایک غیر معمولی گزٹ کے مطابق حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ کسی شخص کو کوئی خطاب وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔ قیام پاکستان سے پہلے جو خطابات وغیرہ دئیے گئے ہیں۔ انہیں بھی لکھنے یا استعمال کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور نہ عطا کردہ تمغے ہی کسی سرکاری تقریب میں لگائے جانے چاہئیں۔ حکومت پاکستان نے سرکاری ملازموں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ دوسرے اشخاص سے انعام اور تحفے حاصل کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ ایسے افسر ان کے خاندان کا کوئی دوسرا فرد بھی ایسے تحائف وصول نہ کر سکیگا۔ البتہ پھولوں یا پھلوں کی شکریے کے طور پر قبول کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن اس سے بھی اجتناب کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسکے علاوہ خاص مواقع پر دوستوں کے تحفے وصول کرنے کی اجازت ہوگی۔ جو ۲۰۰ روپے کی مالیت سے زیادہ نہ ہوں۔

مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک میں گذشتہ ۱۸ ماہ کے اندر اندر

دو بادشاہ - ایک صدر حکومت، اور چار وزرائے اعظم قتل کئے گئے

عمان ۲۱ جولائی: کل والی اردن کے قتل کے بعد بیت المقدس میں چند وارداتیں ہوئی تھیں۔ لیکن اب کلی طور پر امن اور فضا پرسکون ہے۔ عرب لیجن کے سپاہی قاتل کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے کی کوشش میں ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ عبد اللہ کا قاتل ایک ۲۱ سالہ درزی تھا۔ اور بیت المقدس کے پرانے شہر میں رہتا تھا۔ اب تک عمان میں دنیا کے بڑے بڑے سیاستدانوں کی طرف سے پیغامات تعزیت آ رہے ہیں۔ ان پیغامات میں صدر ٹرومین، مسٹر ایچی سن، مسٹر چرچل اور فلسطین میں سابق صلح کنندہ مسٹر رالف بنچے کے نام قابل ذکر ہیں۔

مشرق وسطیٰ کے گذشتہ ۱۸ ماہ کے سیاسی تغیرات پر نظر ڈالتے ہوئے پتہ چلتا ہے کہ اس عرصہ میں دو بادشاہ ایک صدر حکومت اور چار وزیر اعظم قاتلوں کے ہاتھ ہلاک ہوئے۔ ان کے نام یہ ہیں

والی اردن شاہ عبد اللہ - شاہ یمن امام یحییٰ - صدر حسنی الزعیم - محمود نقراشی پاشا عبد الحسین - جنرل رزم آرا، اور لبنان کے سابق وزیر اعظم مسٹر ریاض الصلح شاہ عبد اللہ قتل سے متعلقہ حالات کا جائزہ لینے کے لئے شامی کابینہ کا ایک خصوصی جلسہ کل منعقد ہوگا۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی بھی جس کا اجلاس اگست میں ہونے والا تھا۔ وہ بھی جلد ہی اپنا اجلاس منعقد کرے گی۔

تخت کے حقدار ولیعہد طلال ہیں

قاہرہ ۲۱ جولائی: عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عزام پاشا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ شاہ عبد اللہ کے اصل جانشین ولیعہد شہزادہ طلال ہی ہیں۔ آپ نے کہا۔ عرب ممالک کے دستور میں بیرونی ملکوں کی مداخلت کی کوئی ضرورت نہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ریجنٹ امیر عبد الالہ اور ولی عہد شہزادہ طلال کل عمان پہنچ جائیں گے۔

عارضی صلح کی بات چیت میں التوا

ٹوکیو ۲۱ جولائی: آج کیسانگ میں حسب سابق کوریا میں جنگ بند کرنے کے متعلق عارضی صلح کی بات چیت کا آٹھواں اجلاس منعقد ہوا۔ اور ایک گھنٹہ چند منٹ تک جاری رہا۔ بات چیت کمیونسٹوں کی درخواست پر کہ انہیں اقوام متحدہ کی تجاویز پر سوچنے کا وقت دیا جائے ۲۶ تاریخ تک کیلئے ملتوی ہو گئی۔ اب دونوں میں صرف ایک ہی بات تصفیہ کی محتاج رہ گئی ہے۔ اور وہ ہے کوریا کی بیرونی فوجوں کا انخلاء اس دوران میں کمیونسٹ نمائندے صلاح و مشورہ کے لئے پیانگ یانگ جائیں گے۔ انہوں نے اقوام متحدہ سے درخواست کی ہے کہ اس سفر میں اقوام متحدہ کی فوجوں کی طرف سے ان پر بمباری نہ کی جائے

گراہم ظفر اللہ بات چیت

کراچی ۲۱ جولائی: آج صبح اقوام متحدہ کے نمائندے برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے پھر ملاقات کی۔ یہ ملاقات ۳½ گھنٹے تک جاری رہی۔ ملاقات کے وقت وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی وزارت کشمیر کے جائنٹ سیکرٹری، مسٹر محمد ایوب۔ ڈاکٹر گراہم کے فوجی مشیر اور پرسنل سیکرٹری مسٹر سمتھ بھی موجود تھے۔ بات چیت کل بعد دوپہر ہو گی۔ اس کے بعد اغلباً پرسوں ڈاکٹر گراہم پاکستان سے رسمی بات چیت کا دور ختم کر کے ہندوستان سے رسمی بات چیت کے لئے نئی دہلی چلے جائیں گے۔

وزرائے اعظم کی کانفرنس کل ہوگی

کراچی ۲۱ جولائی: معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبوں کے وزرائے اعظم کی کانفرنس جو آج منعقد ہو رہی تھی۔ اب کل ہوگی۔ اس میں پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا جائے گا۔

—— پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس منگل کو ہوگا۔ جس میں ہند و پاکستان کے تازہ ترین نوعیت کے تعلقات پر غور کیا جائے گا۔

سڑکیں کوٹنے کے ۱۴۰ انجن

حکومت پنجاب منگوائے گی

لاہور ۲۱ جولائی: حکومت پنجاب نے سڑکیں کوٹنے کے ۱۴۰ ڈیزل انجن منگوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا منگوانا اس وسیع منصوبے کا ایک حصہ ہے۔ جو ۴۲ کروڑ کے صرفہ سے چار ہزار میل لمبی سڑکیں بنانے کے متعلق ہے۔ اس سال کے اندر اندر یہ تمام انجن منگوائے جائیں گے۔ یاد رہے پنجاب میں سب سے پہلا سٹیم انجن ۱۸۶۵ء میں استعمال کیا گیا تھا۔ اس وقت حکومت پنجاب کے پاس مٹی کے تیل اور ڈیزل آئیل کے کل ۱۵۰ انجن ہیں۔ ان میں سے ۵۰ قیام پاکستان کے بعد خریدے گئے ہیں۔ ۱۷ انجن ان کے علاوہ ہیں جو .... مشرقی پنجاب نے دبا رکھے ہیں۔

مختصرات - ۲۱ جولائی

واشنگٹن - بین الاقوامی بنک آئندہ دو تین ہفتوں میں پاکستان کیلئے ۲ کروڑ ڈالر قرضہ کا اعلان کر دے گا۔

طہران :- آج صدر ٹرومین کے ذاتی نمائندہ ایورل ہیری مین نے برطانوی سفیر سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔

نئی دہلی : حکومت ہندوستان کے رکن مواصلات مسٹر رفیع احمد قدوائی اور رکن حالیات و آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین نے اپنے استعفے واپس لے لئے ہیں :۔

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

رفتارِ عالم — ہفتہ بھر کی خبروں پر ایک نظر

ہندوستانی فوج کا اجتماع - پاکستان میں غم و غصہ اور جوش کے مظاہرے - مسٹر قدوائی کا استعفٰے - شاہ اردن کا قتل - ایران میں امریکی نمائندہ کی ناکامی - اپنی دختر کی شادی پر سٹالن کی طرف سے پانچ لاکھ ڈالر کا خرچ - کوریا کے مذاکرات صلح -

خورشید احمد

پاکستان

اس ہفتے پاکستان کے لئے سب سے اہم خبر پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستانی فوج کا اجتماع ہے - ۱۵ جولائی کو پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک پریس کانفرنس میں یہ انکشاف کیا کہ ہندوستان کی نوے فیصدی فوج مشرقی پنجاب اور ریاست جموں و کشمیر میں پاکستانی سرحدوں کے بالکل قریب جمع ہو چکی ہے خصوصاً بکتر بند فوجیں پاکستانی سرحدوں کے اتنا قریب پہنچ چکی ہیں کہ وہ آسانی کے ساتھ مغربی پاکستان کے خلاف کارروائی کر سکتی ہیں -

اس انکشاف نے ملک کے طول و عرض میں غم و غصہ اور جوش کی فضا پیدا کر دی ہے - ملک کے پریس اور ہر طبقہ اور ہر خیال کے لوگوں نے متحد اور یک زبان ہو کر اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ ہر خطرے کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں - جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی ناظر صاحب امور خارجہ نے یقین دلایا ہے کہ پاکستانی احمدی مادر وطن کے دفاع کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے - غیر ملکی پریس نے بالعموم اور عالم اسلامی کے اخبارات نے بالخصوص ہندوستان کے اس فعل کی مذمت کی - پاکستان نے اس سلسلے میں حفاظتی کونسل سے بھی احتجاج کیا ہے خان لیاقت علی نے پنڈت نہرو کے نام یہ برقیہ ارسال کیا کہ وہ حقوق ہمسائیگی اور امن عالم کی خاطر اپنی فوجوں کو پیچھے ہٹالیں - پنڈت نہرو نے اس کے جواب میں فوجوں کے اجتماع کو تسلیم کرتے ہوئے اسے محض حفاظتی کارروائی قرار دیا اور لکھا کہ ہندوستان کوئی جارحانہ فعل کرنیکا ارادہ نہیں رکھتا - خان لیاقت نے اپنی کابینہ سے مشورہ کرنے کے بعد پنڈت نہرو کو دوبارہ لکھا ہے کہ جب تک ہندوستان اپنی فوجوں کو پیچھے نہیں ہٹاتا اس وقت تک موجودہ صورت حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی - کیونکہ ایک ایسے ملک کی طرف سے کثیر تعداد میں فوجیں جمع کرنا ہرگز دفاعی مقاصد کے لئے نہیں ہو سکتا - جو اس سے قبل حیدرآباد جوناگڑھ [illegible] طاقت کے بل پر قبضہ کر چکا ہے - چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے اس سلسلے میں دنیا کے تمام امن پسند ممالک سے اپیل کی ہے - کہ وہ موجودہ صورت حالات کا جائزہ لیں - اس سلسلے میں آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے یہ پیشکش کی ہے - کہ وہ تنازعہ کشمیر کے سلسلے میں پاکستان ہندوستان کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے تیار ہے - پاکستان نے اس پیشکش کو منظور کر لیا ہے - لیکن ہندوستان نے اسے مسترد کر دیا ہے -

---

۱۶ جولائی کو مسٹر لیاقت علی خاں نے پاکستان براڈ کاسٹنگ ہاؤس کی رسم افتتاح ادا کی - اس موقعہ پر آپ نے فرمایا - گذشتہ چار سال میں ہم نے براڈ کاسٹنگ کے میدان میں اطمینان بخش ترقی کی ہے - لیکن ابھی ہمیں بہت کچھ کرنا ہے -

---

۱۷ جولائی کی اطلاع مظہر ہے - کہ گذشتہ پانچ دنوں میں کھوکھرا پار کی سرحد سے تقریباً چار ہزار مسلمان پاکستان میں داخل ہوئے ہیں - ان کی حالت بالعموم بہت خستہ ہے - ان کا بیان ہے - کہ عید کے موقع پر ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے وہ ہجرت پر مجبور ہوئے -

---

۱۸ جولائی کو ہندوستان کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد مشرق وسطی کا دورہ کرنے کے بعد دہلی جاتے ہوئے کراچی پہنچے - آپ ۲۲ گھنٹے وہاں ٹھہرے - اس عرصہ میں آپ نے پاکستان کی کسی بڑی شخصیت سے ملاقات نہیں کی - صرف قائد اعظم کے مزار پر پھول چڑھانے کے لئے گئے -

ہندوستان

۱۸ جولائی کو ہندوستان کے وزیر مواصلات مسٹر رفیع احمد قدوائی اور وزیر آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین ہندوستان کی کابینہ اور کانگرس سے مستعفی ہو گئے - انہوں نے کانگرس کی پالیسی اس کے طریقہ کار سے اختلاف کی وجہ سے یہ اقدام کیا ہے - خیال کیا جاتا ہے - اس استعفٰی سے کانگرس میں مزید انتشار پیدا ہو جائیگا - اور متعدد دیگر کانگرسی لیڈر بھی مسٹر قدوائی کی پیروی کریں گے - مسٹر قدوائی اچاریہ کرپلانی کی پارٹی میں شامل ہو کر کانگرس کا مقابلہ کریں گے -

---

اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر گراہم جب سری نگر پہنچے - تو مقبوضہ کشمیر کے عوام کی طرف سے انہیں سینکڑوں پیغامات موصول ہوئے - . . . . جن میں انہیں اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے یہ مطالبہ کیا گیا - کہ وہ ریاست میں آزادانہ رائے شماری کرانے کے انتظامات کریں - مقبوضہ کشمیر کے شیخ عبد اللہ نے یہ مطالبہ کرنے پر کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے سکرٹری پنڈت شام لال کو گرفتار کر لیا ہے -

ممالک اسلامیہ

۲۰ جولائی کو اردن کے شاہ عبد اللہ بیت المقدس میں قتل کر دیئے گئے - آپ نماز کے لئے مسجد گئے ہوئے تھے - جبکہ قاتل نے آپ پر حملہ کیا - حملہ آور کو موقع پر ہی ہلاک کر دیا گیا - اردن کے طول و عرض میں ہنگامی قوانین نافذ کر دیئے گئے ہیں - اور شاہ عبد اللہ کے بیٹے کو ایجنٹ مقرر کر دیا گیا ہے - عرب ممالک میں سیاسی اختلافات کی بناء پر قتل کرنے کا رجحان بہت بڑھ رہا ہے - تھوڑے عرصہ میں کئی اہم عرب شخصیتیں قتل ہو چکی ہیں -

---

ایران میں اینگلو ایرانین کمپنی کے قومیانے کی بناء پر برطانیہ اور ایران میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں - ان میں کوئی کمی نہیں ہوئی - جمہوریہ امریکہ صدر ٹرومین کے نمائندہ مسٹر ہیری مین کی سعی بھی - نتیجہ ثابت ہوئی ہے - چنانچہ طہران میں ڈاکٹر محمد مصدق وزیر اعظم ایران سے آپ کے جو مذاکرات ہوئے وہ ناکام رہے ہیں -

---

شاہ ایران نے ایران کے ایک پرانے مدبر اور سابق وزیر اعظم قوام السلطنت کو پیرس سے ایران آنے کی اجازت دے دی ہے - آپ شاہ سے اختلافات کی وجہ سے سیاسی زندگی سے کنارہ کش ہو گئے تھے - خیال کیا جاتا ہے - کہ قوام کی آمد سیاسیات ایران میں نئی کروٹ کا پیش خیمہ ثابت ہوگا -

---

حکومت ایران نے اینگلو ایرانین کمپنی کے اعلیٰ نمائندہ مقیم طہران کا رہائشی پرمٹ منسوخ کر دیا ہے - اس اقدام پر برطانیہ ایران سے احتجاج کرنے والا ہے -

---

مصر نے نہر سویز میں برطانوی جہازوں کی آمدورفت پر جو پابندیاں عائد کی ہیں - برطانیہ اس کی شکایت حفاظتی کونسل میں کرنے کا ارادہ کر رہا ہے - ادھر عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عظام پاشا نے ایک بیان میں کہا - کہ اگر برطانیہ یا کسی اور طاقت کی طرف سے مصر کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی - تو عرب لیگ اسے اپنے خلاف کارروائی تصور کرے گی -

---

مصری سینٹ نے امریکی صنعتی امداد کے لئے امریکہ کے ساتھ ایک صنعتی امداد کے معاہدے کی منظوری دے دی - معاہدہ کی رو سے اقتصادی ترقی اور معاشری

باقی صفحہ ۸ پر

اعلان اخراج از جماعت

خواجہ نذیر احمد صاحب (ایم ایس سی) ولد خواجہ جلال الدین صاحب سیالکوٹی جو سالہا سال سے تحریک جدید سے وظیفہ لے کر پڑھ رہے تھے - اور جن پر غالباً سات آٹھ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہو رہے اور مختلف بہانے کر کے بھاگ رہے ہیں - جب وکیل الدیوان نے ان کو بلوایا تو انہوں نے یہ جواب لکھ بھیجا کہ آپ کا کونسا ایسا کام ہے - جس کے لئے میں ربوہ آؤں - جب آپ لاہور آئیں - تو مجھے اطلاع دے دیں وہاں مل لوں گا - ان حالات میں ان کی بے ایمانی اور بددیانتی ثابت ہے - اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی منظوری سے ان کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے - کسی احمدی کو خواہ وہ ان کا کتنا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو ان سے بولنے اور معاملہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی -

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے حکم کے ماتحت یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ وہ سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں - اور سیالکوٹ کی جماعت ایسے احکام کی تعمیل میں بہت سست ثابت ہوئی ہے - اور ان پر اچھی طرح واضح کیا جاتا ہے - اور امیر جماعت سیالکوٹ کا فرض ہے کہ جماعت پر اچھی طرح یہ بات واضح کر دیں - کہ کسی آدمی نے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بڑا ہو یا چھوٹا ان سے کسی قسم کا بھی تعلق رکھا - تو اسے جماعت سے خارج کر دیا جائے گا -

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۴ جولائی ۱۹۵۱ء

رویائے صالحہ اور الہام

صابر صاحب ملتانی نے اپنے اخبار کی تازہ اشاعت میں رویائے صالحہ اور الہام پر خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ کی یہ تحریر کسی حد تک احراری پن سے معرا ہے۔ اور ایسا گمان ہوتا ہے۔ کہ آپ علمی تحقیق کے خواہشمند ہیں یہ آثار اچھے ہیں۔ شائد صابر صاحب نے بیہودہ قسم کے کافرانہ استہزا اور تمسخر کا اجارہ مدیر "کوثر" ہی کو دے دیا ہے خیر صابر صاحب اپنے مضمون کے شروع میں فرماتے ہیں :-

"مرزائی حضرات اپنے اخبار "الفضل" میں شور مچاتے ہیں کہ ان کا تعلق اللہ تعالےٰ سے ہے۔ اور ان کا خدا ان سے مکالمہ کرتا ہے۔ اور ان کو مکاشفہ ہوتا ہے۔ اس بڑے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کو الہام ہوتے ہیں۔ اور رویائے صالحہ سے ان کو شرف حاصل ہے۔ وہ اپنی کامیابی اور سچائی کا ایک بہت بڑا نشان پیش کرتے ہیں۔ اور عوام کو اسی مقصد کے لئے دعوت دیتے رہتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ مرزائی نہ الہام کی حقیقت سے واقف ہیں۔ اور نہ ہی ان کو رویائے صالح کا علم ہے۔" (آزاد ۲۳ جولائی ۱۹۵۱ء)

اس کے بعد آپ نے جناب مولوی سلیمان صاحب ندوی کا ایک حوالہ درج فرمایا ہے جو حسب ذیل ہے

"غرض ختم نبی کے بعد اب جو نعمت اہل ایمان کے لئے باقی رہ گئی ہے۔ وہ صرف دو ہیں رویائے صالحہ اور الہام لیکن چونکہ نبی کے سوا کوئی انسان معصوم نہیں۔ اور نہ ہی اس کی سچائی کی کوئی قطعی شہادت موجود ہے۔ اس لئے کسی مومن کے رویائے صالحہ کسی دوسرے شخص پر بلکہ خود اس پر حجت نہیں۔ اور اس کے منجانب اللہ ہونے پر یقین کامل کرنا اور ان کی اطاعت اور پیروی کرنا اور ان کی طرف لوگوں کو دعوت دینا اور ان کی صداقت پر تحدی کرنا ضلالت اور گمراہی ہے۔ ان رویائے صالحہ اور الہام کے ذریعہ جو چیز مومنین کو دی جاتی ہے۔ یہ احکام نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف خوشخبریاں ہوتی ہیں۔ یعنی امر غیب اور مستقبل کے متعلق کچھ اطلاعات اور مناظر" (آزاد ۲۳ جولائی ۱۹۵۱ء)

مولوی ندوی صاحب واقعی بڑے عالم ہیں مگر ان کو یہ ہرگز دعوےٰ نہیں ہے۔ کہ انہیں خود رویائے صالحہ اور الہام کا تجربہ حاصل ہے۔ وحی نبوت کو تو وہ اب منقطع ہی سمجھتے ہیں۔ غرض ہے کہ جس چیز کا کسی کو خود ذاتی تجربہ ہی نہ ہو۔ اس کے متعلق اس کا فیصلہ قابل اعتنا کس طرح ہوسکتا ہے؟ مگر یہ بات تو خود مولوی صاحب بھی مانتے ہیں۔ کہ "ختم نبوت کے بعد رویائے صالحہ اور الہام" ہوسکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا مولوی صاحب کو ان کا ذاتی تجربہ کبھی ہوا۔ اگر نہیں ہوا تو وہ ان کے اثرات کے متعلق کس طرح گفتگو کرسکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا صرف یہ دعوےٰ نہیں ہے۔ کہ ان کو رویائے صالحہ اور الہام ہوتے ہیں۔ بلکہ ان کا دعوےٰ ہے کہ انہیں اللہ تعالےٰ کے ساتھ کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا درجہ حاصل ہے۔ اور ان کا یہ دعوےٰ ہے کہ انہیں بعد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہی کے فیض سے غیر تشریعی امتی نبوت کا مقام دیا گیا ہے۔

صابر صاحب فرماتے ہیں کہ

"ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو نظر انداز کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر کچھ لکھا تو ان کے اخلاق اور کیرکٹر پر حملہ ہوگا۔"

یہ ایسی ہی بات ہے جیسی کہ تمام منکرین انبیاء علیہم السلام ہمیشہ کہتے آئے ہیں۔ ہمیں تاریخ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی بتایا جائے۔ جس پر دشمنان حق و صداقت نے بہتان نہیں باندھے۔ یہودیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کچھ نہیں کہا کہ سنکر انسانیت شرم سے پانی پانی ہو جاتی ہے۔ پھر عیسائیوں اور آریوں نے اس عظیم ہستی کے متعلق کہ قدرت نے جس کی مثال نہ پچھلے زمانوں میں پیدا کی۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ نہ آئندہ کرے گی۔ ہاں! اس عظیم ہستی کے متعلق کیا کیا (نعوذ باللہ) نہیں کہا۔

مولوی سلیمان صاحب ندوی نے جو کچھ فرمایا ہے وہ مسیح موعود اور الامام المہدی پر چسپاں نہیں ہوتا۔ کیونکہ خود مولوی صاحب ایک ایسے مسیح کی آمد کے قائل ہیں۔ جو نبی ہوگا۔ پھر مولوی صاحب نے تو صرف عام اہل ایمان کے متعلق فرمایا ہے۔ آنے والے مسیح اور آنے والے الامام المہدی کے متعلق نہیں فرمایا۔ انہوں نے وہ احادیث اچھی طرح سے پڑھی ہوئی ہیں۔ جن میں ان کی شان بیان کی گئی ہے۔ اگر ان کی شان بھی عام اہل ایمان کی طرح ہوتی۔ تو ان کی آمد کے متعلق ایسی عظیم پیشگوئیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ فرماتے۔ اور یہاں تک نہ فرماتے۔ کہ

الامام المہدی کے عہد میں زمین بھی اپنے تمام خزانے کھول دیگی اور آسمان بھی اپنی تمام برکات نازل کرے گا۔

آخر یہ آسمانی برکات کیا چیز ہیں۔ کیا یہ ہوائی جہاز ہیں جس سے ایٹم بم گرائے جاتے ہیں۔ اور جو در اصل زمینی خزانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک ایسے امام کے زمانے میں جو اسلام کو از سر نو زندہ کرے گا۔ آسمانی برکات کے نازل ہونے کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ یہی کہ وہ خود بھی کثرت مکالمہ و مخاطبہ سے نوازا جائے گا۔ اور اس کی جماعت کے اکثر افراد رویائے صالحہ اور الہام کے چشموں سے فیضیاب ہوں گے۔ اس لئے اگر جماعت احمدیہ کے افراد، اللہ تعالےٰ سے تعلق رویائے صالحہ اور الہام کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ تو اصولاً آپ اس کا انکار نہیں کرسکتے۔ کیونکہ وہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو وہی الامام المہدی اور وہی مسیح موعود مانتے ہیں جن کے متعلق عظیم پیشگوئیاں قرآن کریم اور احادیث نبوی میں موجود ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اور ان کی جماعت کے ان افراد کو سچا یقین نہ کریں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ تو اپنا اپنا دامن ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر لے جا کر اللہ تعالےٰ کے دائیں ہاتھ بٹھاتے ہیں۔ تو یہودی نعوذ باللہ آپ کو تحت الثرےٰ سے بھی نیچے گراتے ہیں۔ پھر یہی عیسائی سرور کائنات فخر دو عالم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو جو کچھ کہتے ہیں۔ ایک مسلمان کے قلم سے نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ اس کا خون کھولنے لگتا ہے۔

برادرم جب تک قرآن کریم اور احادیث نبوی میں الامام المہدی اور مسیح موعودؑ کی شان میں عظیم الشان پیشگوئیاں موجود ہیں۔ آپ اصولاً مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ان افراد پر جو رویائے صالحہ اور الہام کی برکات کے دعویدار ہیں اعتراض نہیں کرسکتے۔ جنہوں نے ان کو مانا ہے انہوں نے کچھ دیکھ کر ہی مانا ہے۔ اور جن کو رویائے صالحہ اور الہام کا دعوےٰ ہے۔ ان کو حق ہے کہ اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر اس کا دعوےٰ کریں۔ آپ مانیں یا نہ مانیں۔ یہ آپ کے ذوق پر منحصر ہے۔ اور نہ مولوی سلیمان صاحب ندوی کا اصول ان پر چسپاں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب کو رویائے صادقہ اور الہام کا نہ کوئی ذاتی تجربہ حاصل ہے۔ اور نہ ان کو اس کا دعوےٰ ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ وہ ایسے امر کے متعلق فرما رہے ہیں "جسکا لیس لهم به علم" کہا جائے گا۔

اگر ان باتوں کے متعلق سننا ہو تو حضرت مجدد الف ثانیؒ سے سنیئے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ سے سنیئے حضرت سید احمد بریلویؒ سے سنیئے۔ حضرت مرزا جان جاناں مظہرؒ سے سنیئے۔ اور یا ان کے خاص ہمصحبتوں سے سنیئے۔ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ سے سنیئے اپنی کتاب صراط مستقیم کے خاتمہ پر فرماتے ہیں کہ

"ہمارے زمانے کے لوگ ختم نبوت کی طرح ختم ولایت کے بھی قائل ہو گئے ہیں"

یہ بات انہوں نے آج سے شائد سوا سو سال پیشتر فرمائی تھی۔ اس وقت مغربی نیچریت کا حملہ مسلمانوں پر بھی ہونا شروع ہو رہا تھا۔ جو سر سید کے عہد میں پوری طرح ہوا۔ آج مودودی صاحب اور شاید خود آپ بھی سر سید ہی کی بین بجا رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نیچریت کے اس عفریت کے مقابلہ میں اپنا وہ پہلوان دنیا میں مبعوث کر چکا ہے۔ جس نے نیچریت کی جڑ عملاً کاٹ کر رکھ دی ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کا یہی دعوےٰ ہے کہ مکالمہ و مخاطبہ کی نعمت ان کو عطا ہوئی ہے۔ اور وہ دوسروں کو بھی اس نعمت کا مزا چکھا سکتے ہیں۔ چکھنے والوں نے وہ مزا چکھا ہے۔ اسی لئے ان کا اس میکدہ روحانی میں ہر جام سے عہد اور ہر پیمانے سے پیمان مضبوط ہے۔ اور بقول ظفر علی خان "بڑے بڑے فلسفہ دان جو سپنسر وغیرہ کو بھی خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہیں۔ اور خود آپ کے اس قول کی مجسم تردید بنے ہوئے ہیں کہ

"مرزائیوں میں اکثریت جاہل اور دین سے بے خبر لوگوں کی پائی جاتی ہے۔" (آزاد ۲۳ جولائی ۱۹۵۱ء)

اور ہاں صابر صاحب کشف تو آپ کو بھی ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو اپنا وہ کشف بھول گیا ہے۔ جو رات کے ۲ بجے شاہی محلہ میں کسی بڑے ضروری کام کے لئے جاتے ہوئے آپ نے شاہی مسجد کے پاس سے گزرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور جو سہ روزہ آزاد ۲۳ اپریل کے صفحہ ۲ پر شائع ہوا ہے آخر یہ کشف ہی تو تھا ورنہ سر اقبال کی روح کو جو چیزیں مینار پر سے دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ فرش مسجد سے آپ کو کس طرح نظر آسکتی تھیں۔ اور کبھی جو دہلی بلڈنگ اور کبھی دیوو اور کبھی مکہ معظمہ اور کبھی مدینہ منورہ کا آپ کو کیسے علم ہوسکتا تھا۔ صابر صاحب! اگر یہ کشف نہیں ہے۔ تو پھر

(باقی دیکھیں صہ ۸ کالم ۱ پر)

ترکیب خاتم النبیّین اور مولانا سیّد سلیمان ندوی

صحیح معنوں کی تعیین کے چار بنیادی اصول

(از مکرم عطا محمد صاحب ریٹائرڈ اورنٹل ٹیچر ربوہ)

(۴)

اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عربی زبان میں ختم کے معنے بند کرنے کے اس وقت ہوتے ہیں جب اس پر علیٰ کا صلہ آوے۔ مثلاً ختم اللہ علیٰ قلوبھم۔ نختم علیٰ افواھھم لیکن چونکہ قرآن کریم میں ختم کا لفظ نہیں بلکہ خاتم استعمال ہؤا ہے اور دوسرے اس پر علیٰ کا صلہ کوئی نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ "ختم اللہ علی النبیین" پس معلوم ہؤا کہ احراری لوگ جو خاتم النبیین کے معنے نبیوں کو ختم کرنیوالا یا نبوت کو بند کرنے والا کرتے ہیں از سرتاپا غلط اور بالکل بے بنیاد اور ماروں گھٹنہ پھوٹے آنکھ اور اندھے۔ کو بیٹھے کا پہاڑہ کے مصداق ہیں۔

دوسری صورت

"گھر لگی تو آگ اور باہر لگی تو گلزار" ایک ضرب المثل ہے جو ایسے موقع پر بولی جاتی ہے۔ جب ایک شخص دوسرے کے مال میں ناجائز تصرف کرے تو اس فعل کو مستحسن قرار دے مگر جونہی کوئی دوسرا شخص اس کے اپنے مال میں دست درازی کرے تو وہی شخص اس فعل کو نہایت مذموم قرار دینے لگ جائے۔ اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے "خاتم النبیین" کے معنی متعین کرنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ آپ احرار اور ان کے ہمنوا مولوی سید سلیمان ندوی کے معنی اپنی ذات پر چسپاں کر کے دیکھیں اگر مستحسن اور قابل تعریف معلوم ہوں تو فبہا ورنہ ان کو رد کر دیں۔ مثلاً خاتم النبیین کے احراری معنے نبیوں کو ختم کرنے والا۔ جس کے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ چونکہ احرار میں ہندوانہ کی دیرینہ نمک خواری کی وجہ سے اسلام کی حس ماری گئی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی واسطہ نہیں رہا۔ اس لئے وہ نہ صرف یہ کہ ان معنوں کی خرابی کو محسوس نہیں کرتے بلکہ الٹا اس پر خوش ہوتے اور بغلیں بجاتے ہیں۔ لیکن اگر آپ نبوت کی بجائے صحت۔ دولت اور دنیوی عزت رکھ لیں اور ان معنوں کو اپنی ذات کی طرف منسوب کریں تو فی الفور ان معنوں کی قباحت آپ کے ذہن نشین ہو جائے گی۔ فرض کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت عمدہ صحت عطا فرمائی ہے۔ دولت اور مال کثیر بخشا ہے۔ دنیوی طور پر عزت اور وجاہت بخشی ہے کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں صرف آپ کی ذات تک ہی محدود رہیں۔ اور ان میں سے کوئی چیز آپ کی اولاد کی طرف متعدی نہ ہو۔ اگر آپ تندرست ہیں تو اول تو اولاد ہی پیدا نہ ہو۔ لیکن اگر "آخری باپ" بن ہی جائیں تو آپ کی اولاد نحیف۔ کمزور اور دائم المریض ہو۔ مفلس اور نادار ہو۔ آپ کی وفات کے بعد ان نعمتوں سے کوئی حصہ آپ کی اولاد کو نہ ملے اور سب در بدر خاک بسر بھیک مانگتے نظر آئیں۔ اگر یہ چیز اچھی ہے اور آپ اسے پسند کرتے ہیں تو خوشی سے سید سلیمان ندوی کے معنے قبول کر لیجئے۔ لیکن اگر فطرت صحیحہ ان معنوں کو دور سے دھکے دیتی ہے تو کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی نعوذ باللہ ایسی ہے جس کی طرف یہ برائیاں منسوب کرتے ہوئے آپ کو گھن نہیں آتی۔ کچھ تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں اور کچھ تو شرم و حیا سے کام لیں۔ جو چیز آپ اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیوں پسند کرتے ہیں؟

تیسری صورت

تیسری صورت فیصلہ کی یہ ہے کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور قرآن کریم میں اس کے بہت سے فوائد اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں اور اب جو اس نے اس سلسلہ کو بقول آپ لوگوں کے بکلی بند کر دیا ہے تو بمصداق فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ اس میں بہت سے فوائد اور حکمتیں ہوں گی پس آپ کسی کٹر احراری ملّاں کے پاس جائیں اور اسے کہیں کہ بحوالہ آیات قرآنیہ ختم نبوت کے دو چار دس بیس فوائد اور حکمتیں بیان کرے۔ بے شک آپ پانچ روپے فی نمبر اسے انعام کا لالچ بھی دیدیں۔ اگر باوجود ان سب باتوں کے وہ ایک فائدہ بھی بیان نہ کر سکے بلکہ منہ دیکھتا رہ جائے تو ختم نبوت کے عقیدہ کو جھوٹا سمجھیں اور آئندہ کیلئے اس سے توبہ کریں۔

چوتھی صورت

"خاتم النبیین" کے معنے متعین کرنے کی چوتھی صورت یہ ہے کہ آپ کسی احراری ملّا سے سوال کریں کہ سلسلہ نبوت کے جاری رہنے سے عام دنیا کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً جو نقصان پہنچ سکتے ہیں وہ بحوالہ آیات قرآنیہ بیان کریں۔ تا ارشاد ربانی فاما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کی تصدیق ہو سکے ورنہ علی الاعلان اس ارشاد باری کی تغلیط کریں۔ نیز یہ بھی کہ ختم نبوت سے عام دنیا کو عموماً اور امت مسلمہ کو خصوصاً جو فوائد پہنچ چکے ہیں یا آئندہ پہنچنے کی امید ہے وہ بحوالہ آیات قرآنیہ بہ تفصیل بیان کریں۔ احراری ملّا تو جو بیان کریں گے بعد میں دیکھا جائے گا۔ سردست سید صاحب نے باوجود ادعائے ختم نبوت کے چشم بینا کے لئے جو عبرت کا سامان اپنے ہاتھوں بہم پہنچایا ہے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے آپ اپنی کتاب حیات شبلی کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے دین حنیف کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس وعدہ کا پورا ہونا بالکل یقینی ہے لیکن اس کے یقینی ہونے کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ اس کے لئے ظاہری تدابیر کے اختیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خود اللہ تعالیٰ اس کی یہ تدبیر بھی فرماتا ہے کہ ہر زمانہ میں اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق ایسے اشخاص پیدا فرماتا ہے جو اس ضرورت کو پورا کر کے دین الٰہی کی حفاظت کا کام انجام دیتے ہیں۔ یہانتک کہ یہ کام کبھی کبھی ایسوں سے بھی لیا جاتا ہے جو اپنے ظاہری اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق بھی نہ تھے

داد او را قابلیت شرط نیست
بلکہ شرط قابلیت داد است"

اس حوالہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذاتی عداوت کی وجہ سے جو ان جبہ پوشوں کی طبیعت ثانیہ بن چکا ہے۔ سید سلیمان ندوی نے یہاں تک تحریر کر دیا ہے کہ:۔

"ہر قسم کی نبوتوں کا خاتمہ ہو چکا۔ دین کی تکمیل ہو چکی۔ دنیا میں خدا کا آخری پیغام دعوت محمدیؐ کے ذریعے سامعہ نواز ہو چکا۔ معمار قدرت اپنی عمارت میں اس آخری پتھر کو اپنی جگہ پر رکھ کر اپنی تعمیر کو پورا کر چکا۔ درجہ بدرجہ ستاروں کے طلوع کے بعد وہ خورشید نور طالع ہؤا جس کے لئے غروب نہیں۔ طرح طرح کی بہاروں کے آنے کے بعد باغ کائنات میں وہ سدا بہار موسم آ گیا جس کے بعد خزاں نہیں۔"

(سیرۃ النبی ج ۳ صفحہ ۵۹۱)

مگر حقائق آخر حقائق ہی ہوتے ہیں زیادہ دیر تک ان سے اغماض نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۲ پر سید صاحب اقراری ہیں کہ:۔

"متعدد راویوں نے آنحضرت صلعم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے علی الاعلان فرمایا کہ بہترین دور (قرن) وہ ہے جس میں مَیں ہوں۔ پھر اس دور کے لوگ جو میرے بعد ہیں پھر اس دور کے لوگ جو ان کے بعد ہیں پھر اس دور کے لوگ جو ان کے بعد ہیں۔ پھر ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی کے لئے بلائے نہیں جائیں گے بلکہ خود جا کر گواہی دیں گے۔ خیانت کار ہوں گے۔ امین نہ ہوں گے۔ نذر مانیں گے لیکن ایفا نہ کریں گے۔ پہلا دور عہد نبویؐ ہے دوسرا دور صحابہ کا ہے۔ تیسرا تابعین کا۔ چوتھا تبع تابعین کا۔ یہ چار عہد اسلام کے روحانی دینی اور اخلاقی مناقب و مکارم کا دور صلی کی امت۔ ائمہ دین اور خلفائے خیر کے پے در پے ظہور اور وجود کا دور خاص مذہبی علوم کی نشوونما۔ ترتیب و تدوین اور نشر و اشاعت کا ہے۔ اس کے بعد ہی بدعات کا سلسلہ امنڈ آتا ہے۔ علمائے سوء اور امرائے جور پیدا ہوتے ہیں۔ فرق باطلہ کا ظہور ہوتا ہے فقہا میں جمود آتا ہے۔ علماء میں ہوا و ہوس راہ پاتی ہے۔ ہند فارس اور یونان کے فلسفیانہ خیالات مسلمانوں میں رائج ہوتے ہیں اسلام کے اقتصادی اور عملی قوی سست ہو جاتے ہیں اور تمام نظام ابتر ہو جاتا ہے۔"

گویا سید صاحب گو بادل ناخواستہ ہی سہی۔ اس امر کے اقراری ہیں کہ ضرورت زمانہ کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے دین حنیف کی حفاظت کے لئے موزوں اشخاص پیدا فرماتا رہتا ہے۔ اور چونکہ آپ علامہ شبلی کی گدی چڑھانا چاہتے ہیں اس لئے گے ہاتھ عدم استحقاق کی پخ لگا کر۔ ان موزوں اشخاص کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں:۔

"خدا نے عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے مولانا رحمۃ اللہ کیرانوی۔ ڈاکٹر وزیر خاں صاحب آگرہ اور اس کے بعد مولانا محمد قاسم نانوتوی۔ مولانا احمد علی صاحب منگلوری۔ مولانا عنایت رسول صاحب چڑیا کوٹی۔ مولانا سید محمد علی صاحب مونگیری وغیرہ اشخاص پیدا کئے۔ جنہوں نے عیسائیوں کے تمام اعتراضات کے پرزے اڑا دیئے۔" (صفحہ ۱۵)

لیکن چونکہ ندوۃ العلماء بر شمولیت علامہ شبلی کا مقصد بھی مسلمانوں پر سیاسی برتری حاصل کرنا تھا۔ جیسا کہ علامہ شبلی کی مندرجہ ذیل تحریر سے معلوم ہوتا ہے:۔

"علماء جب تک قوم کے اخلاق قوم کے خیالات۔ قوم کے دل و دماغ۔ قوم کی معاشرت قوم کا تمدن غرض قومی زندگی کے تمام بڑے بڑے حصوں کو اپنے قبضہ و اختیار میں نہ لیں گے۔ قوم کی ہرگز ترقی نہیں ہو سکتی ...... اس وقت ندوہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اوقاف کے لاکھوں روپے جو متولیوں کے ہاتھ سے نہایت بے دردی سے برباد ہو رہے ہیں ندوہ کے ہاتھ میں دیدیئے جائیں۔ اور گورنمنٹ خوشی سے اس دعویٰ کو قبول کرے ...... ندوہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ جس طرح قدیم زمانہ میں عدالت صدر میں فقہی مسائل کے لئے قاضی و مفتی مقرر کئے جاتے تھے

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

تعلیم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلۂ عالیہ احمدیہ

(از کشتی نوح)

"یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہُوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کے تعہّدِ خدمت سے لاپروا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنےٰ ادنےٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور ان کا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانیوالا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں

کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے۔ کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہُوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن اُن پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک صالح وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے ۔ . . . .

ہم اس پر ایمان لائے۔ ہم نے اس کو شناخت کیا تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوّم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے۔ جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔"

شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ!

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء تحریر فرمودہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلیوے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق [illegible] ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت [illegible] بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے عزیز تر سمجھے گا۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں اس اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔

الناشر

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ

صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

دفتر لجنہ اماء اللہ کی تعمیر کیلئے

مزید تیس ہزار روپے کی ضرورت

لجنہ اماء اللہ کے دفتر کے لئے جو نہایت شاندار پیمانہ پر ربوہ میں تعمیر ہو رہا ہے۔ مزید تیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس رقم کے جمع کرنے کی اجازت نظارت بیت المال سے لی گئی ہے اگر یہ رقم فوراً اکٹھی نہ کی گئی۔ تو عمارت کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ کے لئے رقم مقرر کر دی گئی ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ جلد از جلد جو رقم ان کے ذمے ڈالی گئی ہے۔ اسے پورا کریں۔ بلکہ اس سے زیادہ ادا کرنیکی کوشش کریں۔ وہ بہنیں جو ایسی جگہ پر ہیں۔ جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں۔ وہ براہ راست اپنا وعدہ اور چندہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام بھجوائیں یا اگر دفتر محاسب میں بھجوائیں۔ تو ساتھ نوٹ کر دیں۔ کہ یہ دفتر لجنہ اماء اللہ کی رقم ہے۔

امید ہے کہ بہنیں جلد از جلد اس رقم کو جمع کرنے کی کوشش کریں گی تاکہ عمارت کے کام میں حرج واقعہ نہ ہو۔

موضع چاہ احمدیاں (ضلع ملتان) میں کامیاب تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ جولائی ۱۹۵۱ء کو موضع "چاہ احمدیاں" ضلع ملتان میں (جو ملتان شہر سے لاہور جانے والی سڑک پر پندرھویں میل پر واقع ہے) ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جو تین دن تک جاری رہا۔ اس میں متعدد مبلغین سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔ جلسہ میں ملتان شہر اور گردونواح کی جماعتوں کے احباب شامل ہوئے۔ اور موضع چھٹہ وغیرہ کے اہلسنت و اہلحدیث دوست بھی کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ ایک ایس۔ ڈی۔ او صاحب ایک سفید پوش اور چند مولوی صاحبان بھی تشریف لائے۔ اور پوری خاموشی سے سب تقاریر کو سنا۔ خصوصاً جناب مولوی عبدالغفور صاحب فاضل کی تقریر بہت پسند کی گئی۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ان تین دنوں میں انفرادی طور پر بھی تبلیغ اور تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔

تیسرے دن آخری تقریر مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ ملتان سرکل نے دعوت حق کے موضوع پر فرمائی۔ اور غیر احمدی بھائیوں کو پیغام احمدیت پہنچاتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتلائے ہوئے طریق استخارہ پر سوچنے اور غور کرنے کی تلقین فرمائی، نیز مقامی جماعت کی طرف سے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شاہ صاحب موصوف نے جلسہ کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو جانے پر حاضرین و کارکنان کا شکریہ بھی ادا کیا۔

تینوں دن جلسہ سکون سے ہوتا رہا۔ جلسہ کے جملہ انتظامات اور پھر جلسہ منعقد کروانے کی جدوجہد میں مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ ملتان سرکل کا کافی دخل ہے۔ ہم سب ان کے اور احباب ملتان کے بھی مشکور ہیں۔ کہ وہ اپنی شہری مصروفیتوں کو چھوڑ کر ملتان سے پندرہ میل کے فاصلہ پر جنگل میں آکر جلسہ کی رونق کو بڑھانے کے موجب ہوتے رہے۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

۱۵ جولائی کی شام کو مبلغین کرام ملتان شہر تشریف لے گئے۔ اور جماعت ملتان میں تبلیغی و تربیتی مسائل بیان کر کے جماعت کو بیدار کیا۔ یہ تقریب جناب مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب فیروزپوری جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ ملتان نے پیدا کی۔ اور احباب کو جمع کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔

(خاکسار محمد یوسف سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ چاہ احمدیاں ڈاکخانہ مخدوم رشید ضلع ملتان)

وصایا کی منسوخی

مندرجہ ذیل موصیوں کی وصایا بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ کی گئی ہیں۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ان سے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کریں۔ اور نہ ان کو کوئی عہدہ دیا جائے۔

(۱) علی احمد صاحب دیال گڑھی ۶۳۶
(۲) مرزا رشید احمد صاحب
(۳) حلیمہ بیگم صاحبہ لاہور
(۴) مرزا نسیم احمد صاحب۔
(۵) محمد رفیق صاحب بنگوی راولپنڈی ۹۸۲۰
(۶) منشی حسین بخش صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۶۷۵
(۷) چودھری محمد الدین صاحب چک ۵۶۵ لائل پور ۵۶۹
(۸) خلیفہ ناصر الدین صاحب ۷۲۴
(۹) بابو عطاء اللہ صاحب سب پوسٹماسٹر سندھ ۔
(۱۰) جمال دین صاحب ڈگری گھمناندی ضلع سیالکوٹ ۹۲۲
(۱۱) سید عبدالغفور صاحب لاہور ۷۵۶
(۱۲) عبدالواحد صاحب چک ۲۷۶ گوکھووال ضلع لائلپور ۷۵۱
(۱۳) محمد ابراہیم صاحب " " " " ۷۸۵
(۱۴) چودھری غلام قادر صاحب چک ۵۲۵ ضلع لائلپور ۹ لہ ۸
(۱۵) فیض احمد صاحب چک ۲۲/E.B ضلع منٹگمری ۶۸۴
(۱۶) خواجہ معین الدین صاحب لاہور ۱۵۲۲
(۱۷) فلائنگ لیفٹیننٹ صلاح الدین صاحب فاتح پشاور ۳۴
(۱۸) شیخ عبداللطیف صاحب ولد شیخ رحمت اللہ صاحب لائل پور ۲۱۸
(۱۹) غلام محمد صاحب بوٹ ساز زرگڑی ضلع گوجرانوالہ ۹۸۷
(۲۰) ملک عصمت اللہ صاحب کسووال ضلع منٹگمری ۵۷۳۴

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

علمی مقابلے — سالانہ اجتماع

۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء

حسب سابق آئندہ اجتماع پر حسب ذیل علمی مقابلے ہوں گے:۔

حفظ قرآن:۔ مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مطالعہ کتب سلسلہ۔ عام دینی معلومات تقریری و تحریری مقابلے۔ ان مقابلوں میں سوائے مؤخر الذکر دو مقابلوں کے باقی حسب سابق ہوں گے۔ تقریری اور تحریری مقابلوں کے لئے مضامین کی تعیین کر دی گئی ہے۔ ان میں سے کسی ایک پر تقریر کرنی ہوگی۔ یا مضمون لکھنا ہوگا۔ ان مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام اپنے مضامین کی تیاری کریں۔ دوسروں سے مدد لیں۔ ان کے لئے کتب کا مطالعہ کریں۔ نوٹس تیار کریں۔ دلائل جمع کریں۔ غرض ہر ممکن کوشش کریں۔ کہ ان کی تحریر یا ان کا مضمون نہایت اچھا اور عمدہ ہو۔ ان مقابلوں میں شامل ہونے والوں کے نام یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مہتمم صاحبان تبلیغ و زعماء صاحبان انصار اللہ کی

فوری توجہ کے لئے ضروری اعلان

ایسے انصار جو سکولوں اور کالجوں میں کام کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر نے پندرہ روزہ تبلیغ کے لئے موسمی تعطیلات میں وقت دیا ہوا ہے۔ اس لئے مہتمم صاحبان تبلیغ اور زعماء صاحبان کو چاہیئے۔ کہ ان کو ان کا وعدہ تبلیغ یاد دلا کر ان کے لئے تبلیغ کا پروگرام تجویز کر کے تبلیغ کا کام لیا جاوے۔

اگر ان میں سے کسی کے غیر احمدی رشتہ دار ہوں۔ ان کو غیر احمدی رشتہ داروں کے ہاں بھجوا دیا جاوے۔ اگر غیر احمدی رشتہ دار نہ ہوں۔ تو ان سے اور سیکرٹریان جماعت مقامی سے باہمی مشورہ کر کے ان کے مناسب حال پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام مرتب کیا جاوے۔ اس کے مطابق ان سے تبلیغ کا کام لیا جاوے۔ اور جو پروگرام کسی کے لئے تجویز کیا جائے۔ اس کی اطلاع مرکز میں بھی بھجوا دی جائے۔ بعد اختتام مدت تبلیغ۔ ان کی تبلیغی رپورٹ لیکر مرکز میں بھجوا دی جائے۔ تا ان کی کارگذاری کی رپورٹ کا خلاصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کیا جا سکے۔

(۲) جن اساتذہ سکول اور پروفیسران کالج نے جن کا تعلق بلحاظ عمر انصار سے ہے۔ موسمی تعطیلات میں ابھی تک پندرہ روز تبلیغ کے لئے وقف نہ کئے ہوں۔ ان سے بھی وقف کرائے جاویں۔ اور ان سے بھی تعطیلات میں حسب ہدایت مذکورہ بالا تبلیغ کا کام لیا جاوے۔

(قائد تبلیغ مرکزیہ مجلس انصار اللہ شعبۂ تبلیغ)

اخبار "المصلح" کراچی ہفتہ وار شائع ہوا کریگا

اخبار "المصلح" کراچی جو اب تک پندرہ روزہ شائع ہوتا رہا ہے۔ الحمدللہ۔ کہ اب یہ طے ہوا ہے۔ کہ اسے یکم اگست ۱۹۵۱ء سے بجائے پندرہ روزہ کے ہفتہ وار شائع کیا جائے۔ اس اخبار کا اہم مقصد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات کی اشاعت اور نوجوان طبقہ میں بالخصوص اسلام کی روح پیدا کرنا ہے۔ بفضلہ تعالےٰ یہ اخبار اس فریضہ کو خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ وار پرچہ کو بہتر سے بہتر بنانے کی سعی کی جائے گی۔ جس کے لئے ہم احباب کی دعاؤں اور مفید مشوروں کے محتاج ہیں۔ ہفتہ وار اخبار المصلح کا سالانہ چندہ پانچ روپیہ ہوگا۔ ترسیل زر پتہ ذیل پر ہو:۔

مینیجر شمیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ۱۰۸ ایکلیج بیگ روڈ۔ کراچی۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس پرچہ کی خریداری منظور فرمائیں، اور زیر تبلیغ دوستوں کے نام اسے جاری کرائیں۔ (خاکسار عبدالحمید سکرٹری مجلس عاملہ۔ انجمن احمدیہ کراچی)

زکوٰۃ کی تفصیل

بعض اوقات سکرٹریان مال زر زکوٰۃ مرکز میں بھجواتے وقت اس کی تفصیل سے اطلاع نہیں دیتے۔ یعنی یہ کہ اس میں سے کس قدر رقم کس دوست نے ادا کی ہے۔ چونکہ نظارت بیت المال میں ہر صاحب نصاب کا حساب نام بنام رکھا جاتا ہے۔ اس لئے ایسی تفصیل ضروری ہوتی ہے۔ جس کے حصول کے لئے متعلقہ کارکنان کو بار بار لکھ کر تفصیل منگوانی پڑتی ہے۔ اگر سکرٹریان مال اور دیگر عہدہ داران جماعت زر زکوٰۃ بھجواتے وقت اس کی تفصیل اور معطی حضرات کے مکمل پتہ جات بھجوایا کریں۔ تو یہ دقت دور ہو سکتی ہے۔ امید ہے۔ کہ عہدہ داران اس بات کا آئندہ ضرور خیال رکھیں گے۔ (نظارت بیت المال)

ایک اور درویش کا نکاح

۱۳/۷/۵۱ کو بعد از نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم حکیم محمد رمضان صاحب سکنہ موضع "نلاکور" تحصیل جگادھری ضلع انبالہ کے نکاح کا بعوض پانصد روپیہ مہر ہمراہ اخویم دین محمد صاحب ننگلی درویش ولد مکرم میاں عبداللہ صاحب اعلان کیا۔ احباب اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک صلاح الدین درویش دارالمسیح قادیان۔)

ضروری اعلان:۔ جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور کے امراء اور حلقہ جات لاہور شہر کے پریذیڈنٹ صاحبان اور سکرٹریان مال بروز اتوار صبح نو بجے ۱۳ ٹمپل روڈ (کوٹھی امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور) پر جمع ہو جائیں۔ ایک مشاورتی اجلاس ہے جس میں آپ کی حاضری لازمی ہے۔ (پرسنل اسسٹنٹ امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور)

ترکیب خاتم النبیین (بقیہ صفحہ ۴)

وہ قاعدہ سرنو سے قائم کیا جائے۔ ندوہ کو اس وقت یہ قوت حاصل ہو گئی۔ کہ تمام جماعت اسلام اس کی ہدایتوں کی پابند ہو۔ اس کے فتووں کے آگے سر جھکائے۔ اس کے فیصلوں سے سرتابی نہ کر سکے۔ اس صورت میں ندوہ تمام قوم کو بیہودہ مراسم۔ خلاف شرع باتوں سے ناجائز امور سے بزور روک سکتا۔ اور جماعت اسلام کو نماز کا۔ روزہ کا۔ حج کا۔ زکوٰۃ کا بزور پابند کر سکتا ہے۔ یہ زور تلوار کا نہیں ہوگا۔ بلکہ اتباع سنت کا اور اتفاق باہمی کا ہوگا" صہ ۳۹ دین متین کی حفاظت۔ نہ کسی نے اس کے سپرد کی تھی۔ نہ وہ اس کے اہل تھے۔ کیونکہ ان کے اپنے اعمال ہی اصلاح کے محتاج تھے۔ اس لئے باوجود اس عصبیت کے جو سید صاحب میں پائی جاتی ہے۔ آپ مندرجہ ذیل سطور لکھنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

"یہاں پر ایک بات نوک زبان پر آ جاتی ہے مسلمانوں کو شکوک و شبہات اور الحاد و بے دینی سے بچانے کے لئے جو تدبیر حکمائے متکلمین نے اختیار کی وہ بھی گو اپنی جگہ پر ایک چیز ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ محض علوم زمانہ کے ذریعہ مسلمانان زمانہ کو زمانہ کی غلطیوں سے بچا کر یقین و اذعان کی منزل مقصود تک پہنچانے کی یہ تدبیر نہیں جو تکمیل کے علاج سے یہ ہو سکتا

ہے کہ بیماری کے کچھ عوارض زائل ہو جائیں لیکن اس سے صحت کا درجہ کبھی حاصل نہیں ہو سکتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور جس زمانہ میں ہوا روم و مصر و شام و ایران میں یہ فلسفیانہ علوم اور الہیات کے یہ شکوک و شبہات پورے پورے موجود تھے۔ مگر اس کی اصلاح علم کلام کی ایجاد سے نہیں کی گئی۔ بلکہ قوت ایمان اور حسن عمل کی زندہ مثالوں نے ان کے شکوک و شبہات کے پردوں کو چاک کر دیا۔ تعلیم یافتگان نبوت جہاں پہنچے سیدھی سادی اور بے پیچ غذائی منطق جو آنکی صورت میں تھی۔ اور اسوہ رسول جس کے وہ خود نمونہ تھے۔ یہ دو چراغ ان کے ہاتھ میں تھے۔ جن کو لے کر وہ آگے بڑھتے گئے۔ اور تاریکی کا پردہ چاک ہوتا گیا۔۔۔۔۔ دوسرے ملکوں کو چھوڑئیے۔ صرف اپنے ملک کو دیکھئے۔ یہاں خیالی اور شرح مواقف پڑھانے والوں نے کتنے دلوں کو منور کیا۔ اور چشت و سہروردی کے خانوادوں نے اپنے نور باطن سے لاکھوں قلوب کو روشن کر دیا۔ بات یہ ہے کہ علم کلام صرف معترضوں کی زبان کو بند کرنا سکھاتا ہے۔ لیکن بند دلوں کا کھولنا اس کا کام نہیں" صہ $\frac{43}{44}$

کیسے ہیں جادو جو سر چڑھ کے بولے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کو خدا نے نہ صرف معترضین کی زبان کو بند کرنا سکھلایا تھا۔ بلکہ بند دلوں کو کھولنے کا کام بھی حضور ہی کے سپرد فرمایا تھا۔ سید صاحب نے ایسی ممتاز شخصیت سے عمداً اغماض کیا تھا۔ اس لئے سید صاحب کے ان عادتی بہادروں کو اللہ تعالیٰ نے انہیں کے ہاتھوں کرا کر یخربون بیوتھم بایدیھم فاعتبروا یا اولی الابصار کا نظارہ دکھلا دیا۔ تا اگر وہ اب بھی ہوش میں نہ آئیں۔ تو دوسرے لوگوں کے لئے ہی عبرت کا سامان مہیا ہو جائے

صہ بیہودہ نظری اور طبعی تقاضہ ہے۔ جیسے سید صاحب باوجود ختم نبوت کے بلند بانگ دعاوی کے دبا نہیں سکے۔ اور یقیناً اگر علامہ شبلی آج زندہ ہوتے۔ تو باوجود اپنے اس اعتقاد کے کہ "نبوت کے متعلق میرا ہرگز یہ اعتقاد نہیں کہ وہ اکتسابی ہے۔ اور ہر شخص نبی ہو سکتا ہے۔ میں نبوت کو عطیہ الٰہی سمجھتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتا ہوں۔ اور جو شخص اس بات کا قائل ہو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے اس کو مسلمان نہیں جانتا" اپنی اس غلطی کی ضرور اصلاح کرتے۔ اور انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ بند دلوں کو کھولنا صرف نبی کا کام ہے۔ اور گو اعمال ایک حد تک اللہ تعالیٰ کے فضل کے جاذب ضرور ہوتے ہیں۔ مگر نبوت ہی پر کیا منحصر ہے۔ ہر چیز ہی عطیہ الٰہی ہے۔ اور کوئی چیز بھی اکتسابی نہیں ہے۔ یعنی ہر چیز کا حصول صرف کسب سے وابستہ نہیں۔ اس کی ادنیٰ مثال میاں بیوی کے تعلقات ہیں کئی لوگ جن کے ہاں عمر بھر کوئی اولاد نہیں ہوتی۔ وہ کسب میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ اس کا فضل اسی انسان پر نازل ہوتا ہے۔ جو اس کے فضل کے جذب کرنے کے تمام ذرائع کو استعمال میں لاتا ہے۔ اور آپ کا یہ خیال کہ [illegible] نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ قرآن کریم کے صریح نادرست [illegible] ہے۔ [illegible] کے [illegible] مصالحات

وقت ہے۔ سورہ قرآن کریم نہ صرف انبیاء کی بعثت کو ضروری قرار دیتا ہے۔ جب کہ مسلمانوں کو بتاکید آنے والے انبیاء پر ایمان لانے اور ان کی نصرت کرنے کا ارشاد فرماتا ہے۔ جیسا کہ سورہ آل عمران رکوع ۹ سے ظاہر و باہر ہے۔ اس میثاق نبیین میں سے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا استثناء ہو سکتا تھا۔ مگر سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس میثاق میں شامل فرما کر اس استثناء کا بھی کوئی موقعہ نہیں رہنے دیا۔ پھر یہ بھی تو دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت رسول کی اطاعت سے وابستہ ہے اور موجب الٰہی کا ذریعہ رسول سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ جب تک معرفت الٰہی کی ضرورت باقی ہے۔ انبیاء کی بعثت کا سلسلہ بھی اس وقت تک جاری رہے گا۔ اسی واسطے ایمان کی شرائط میں ایمان بالرسل کا اقرار بطور اصول الاصول کے اسلام میں موجود ہے۔ جیسا کہ آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت سے

موجود سے ظاہر ہے۔ نیز لعبث لعد الموت سے بھی اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ جب بھی قوم روحانی طور پر مردہ ہو جائے گی۔ رسول مبعوث کر کے اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا کا ارشاد باری تعالیٰ بھی انہیں معنوں کا حامل ہے۔ پس یہ بات بطور اصل الاصول کے یاد رکھنی چاہیئے کہ انبیاء کی بعثت اس وقت بند ہو سکتی ہے جب انسان روحانی طور پر کامل ہو جاویں۔ اور آئندہ ان میں روحانی انحطاط کا سلسلہ کلی بند کر دیا جائے مگر چونکہ یہ چیز ناممکن الحصول اور غیر فطری ہے۔ اس لئے جس طرح جسمانی امراض کے دفعیہ اور صحت کی بحالی کے لئے ڈاکٹروں اور طبیبوں کا سلسلہ انسانی نسل کے بقا تک جاری ہے۔ اسی طرح روحانی امراض کے دفعیہ اور روحانی صحت حاصل کرنے کے لئے انبیاء کے سلسلہ کا جاری رہنا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ سید سلیمان صاحب ندوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کر کے بند دلوں کے کھولنے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

قیمت اخبار منی آرڈر کے ذریعہ بھجوایا کریں

اگست ۱۹۵۱ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار کا اعلان ۱۹ اور ۲۰ جولائی میں کر دیا گیا ہے۔ تاریخ بھی درج کر دی ہے۔

قیمت ختم ہونے سے دس دن قبل تک انتظار کیا جاوے گا۔ اگر قیمت بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی۔ تو وی پی کر دیا جائے گا۔

اگر آپ نے وی پی بھی وصول نہ کیا۔ تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائیگا

(مینیجر)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں

پنجاب میں مصائب کی روک تھام کے آرڈی ننس کا نفاذ

لاہور ۲۱ جولائی۔ گورنر پنجاب نے قومی مصائب (روک تھام و امداد) کا آرڈی ننس نافذ کر دیا ہے۔ اس قانون کی رو سے حکومت کو اس امر کا اختیار دیا گیا کہ وہ قحط سیلاب ٹڈی دل۔ ژالہ باری۔ آتش زدگی وبائیں اور دوسرے مصائب کی روک تھام کے لئے کسی بھی علاقہ کو یا تمام صوبہ کو مصائب سے متاثرہ قرار دے سکتی ہے
حکومت کو اس امر کا اختیار بھی دیدیا گیا ہے کہ وہ ایسی صورت میں ریلیف کمشنر مقرر کر سکتی ہے جسے مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات حاصل ہونگے
ریلیف کمشنر کو اس امر کا اختیار ہے کہ وہ متاثرہ علاقہ میں سے آبادی کو نکالنے۔ بل ڈوزر ٹریکٹروں موٹر کاروں رگڈوں کشتیوں۔ خاکموں باربردار جانوروں ...... کو اپنے قبضہ میں کرنے متاثرہ علاقوں کے باشندوں سے خوراک چارہ لکڑی۔ کپڑے اور بستروں کا سامان حاصل کرنے کسی عمارت کو گرانے۔ مزدور بھرتی کرنے۔ عمارتی سامان حاصل کرنے کا اختیار ہوگا۔ وہ کسی شخص کو جس کے قبضہ میں کوئی جائیداد ہو یا جس کا انتظام اس کے سپرد ہو حکم دیدیں گے۔ علاوہ ازیں وہ زمین حاصل کر سکیں گے۔

رفتار عالم ہفتہ بھر کی خبروں پر ایک نظر

(بقیہ صفحہ ۲)

بہبود کے کاموں میں دونوں ملک ایک دوسرے سے تعاون کریں۔

یورپ

امریکی وزیر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ گذشتہ دنوں جو برطانوی سفارتی نمائندہ مسٹر دونلڈ میکلن اچانک لاپتہ گیا تھا۔ وہ اس کمیٹی کا رکن تھا جو جنگ کے زمانہ میں ایٹم بم کی تیاری کے متعلق تبادلہ خیال کے لئے بنائی گئی تھی۔ اسے اہم اور خفیہ ایٹمی معلومات حاصل نہیں رگمان غالب یہ ہے کہ یہ برطانوی نمائندہ روس پہنچ چکا ہے

لنڈن کے ایک اخبار سنڈے ایکسپریس میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ۷ جولائی کو مارشل سٹالین کی دختر سویتلانہ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اس شادی کے موقعہ پر سٹالین نے پانچ لاکھ ڈالر خرچ کئے مسلسل دو ہفتے تک ضیافتیں ہوتی رہیں۔ جن پر ایک لاکھ پاؤنڈ خرچ آیا۔ دلہن کے عروسی لباس میں جا بجا کوہ تاف کے ہیرے جواہرات۔ قیمتی پتھر اور طلائی موتی ٹنکے ہوئے تھے۔ صرف اس لباس پر ہی ایک لاکھ پونڈ خرچ ہوئے۔

۱۶ جولائی کی شام کو بلجیم کے شاہ لیوپولڈ اپنے بیس سالہ فرزند کے حق میں تخت سے دستبردار ہو گئے شاہ لیوپولڈ سترہ سال تک حکمران رہے۔

کوریا کے مذاکرات صلح

کوریا میں عارضی صلح کے مذاکرات جاری ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ چند ایک پیچیدگیوں کے باوجود بالآخر فریقین میں مصالحت ہو جائے گی۔ اس ہفتے کمیونسٹوں کی طرف سے یہ مطالبہ پیش ہونے والا ہے کہ کوریا سے غیر ملکی فوجوں کو ہٹانے کا سوال عارضی صلح کے ایجنڈے میں شامل کر دیا جائے ادھر امریکی وزیر خارجہ نے ایک بیان میں غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ جب تک کوریا میں صحیح معنوں میں امن قائم نہیں ہو جاتا اس وقت تک امریکی فوجوں کو کسی صورت میں کوریا سے نکالا نہیں جا سکتا۔
اگر اس مسئلہ کو کامیابی سے حل کر لیا گیا تو پھر مذاکرات میں کوئی اور خاص پیچیدگی کا احتمال نہیں ہے۔

چالیس لاکھ پونڈ کا سونا برطانیہ پاکستان کو دیگا

لنڈن ۲۰ جولائی۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ نے آج سٹرلنگ واضلات کی ادائیگی کے بارے میں بیان دیتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ برطانیہ پاکستان کو چالیس لاکھ پونڈ کا سونا دیگا۔

(بقیہ ایڈیٹوریل صفحہ ۳)

کیا آپ نے یہ بھی احراری قسم کی افترا اور گھڑی تھی اب تو سچ سچ بتا دیجئے؟
اگر آپ کے اس کشف کو صحیح اور آپ کو مومن بھی مان لیا جائے تو پھر بھی مولوی سلیمان صاحب ندوی کے اصول کے مطابق اس کو شائع نہیں کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ آپ نے اس کو اس لئے شائع کیا ہے کہ دوسروں پر اس کا اثر ہو یعنی ان پر حجت ہو کہ انہوں نے سر اقبال کے احمدیت پر غصہ اور عتاب کو معلوم کر کے بھی احمدیت کو تہس نہس کرنے کی کوشش نہ کی توجیف ہے ان پر۔ اتمام حجت کے اور کیا معنی ہوتے ہیں؟ کیا یہ امر بقول مولوی ندوی صاحب آپ کی انتہائی ضلالت اور گمراہی پر دال نہیں ہے؟
خیر یہ تو آپ کا ایک خود تراشیدہ افسانہ ہے اگر آپ واقعی رویائے صالحہ اور الہام کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو ہو سکتا ہے مگر اس کے لئے بڑی قربانی کی ضرورت ہے ع
آ تجھ کو بتاؤں میں اسرار حق آگاہی

شاہ عبداللہ کے قتل پر لنڈن میں حیرت اور استعجاب

لنڈن ۲۱ جولائی۔ لنڈن میں شاہ عبداللہ کے قتل کی خبر انتہائی حیرت و استعجاب سے سنی گئی۔
اردنی سفارت خانہ میں پہلے آنیوالے دفتر خارجہ کے اعلےٰ افسران تھے۔ جنہوں نے اردنی وزیر مختار مسٹر عبدالحمید سے جو شاہ عبداللہ کے عم زاد بھائی اور قریب ترین دوست تھے۔ گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ اسکے بعد شاہ عبداللہ کے بھتیجے عراقی ریجنٹ امیر عبدالالہ جو چند ہوئے شاہ فیصل کے ساتھ تعطیلات بسر کرنے لنڈن آئے تھے اور شاہ کے بھائی امیر زید پہنچے۔ دونوں ہی رو رہے تھے اور انہوں نے اپنے آنسوؤں کو چھپانے کی کوشش نہیں کی۔ رات گئے تک ہمدردی کرنیوالوں کا تانتا بندھا رہا جنہوں نے اس ہمہ گیر رنج اور صدمہ کا اظہار کیا جس کے ساتھ یہ خبر سنی گئی تھی۔ ان آنے والوں میں سفراء اور وزراء شامل تھے۔

سوموار کو عمان میں شاہ عبداللہ کی سرکاری تدفین کی رسم میں شرکت کے لئے مسٹر عبدالمجید اور امیر عبدالالہ کے آج ہوائی جہاز سے مشرق وسطیٰ روانہ ہونے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں
دونوں آج سہ پہر بی۔ او۔ اے۔ سی کے ہمراہ یہ دونوں آج سہ پہر کو طیارہ میں سوار ہوں گے۔ اور اتوار کی صبح کو بیروت پہنچیں گے۔ جہاں سے وہ امیر عبدالالہ کے ذاتی طیارہ میں عمان روانہ ہو جائیں گے۔ نامعلوم وجوہ کی بنا پر بالکل آخری وقت میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ امیر زید ان کے ہمراہ نہیں جائیں گے۔
شاہ عبداللہ کے پوتے شاہ فیصل کو گذشتہ شب رات گئے تک سرکاری طور پر اس واردات سے مطلع نہیں کیا گیا تھا۔
شاہ عبداللہ کے پوتے اور امیر نائف کے دس سالہ لڑکے امیر علی کو بھی جو ایک انگلستانی ابتدائی اسکول میں پڑھ رہے ہیں۔ اس واقعہ کی خبر نہیں دی گئی ہے۔
یہاں محسوس کیا جا رہا ہے کہ شاہ عبداللہ کے مسجد میں قتل نے جرم کو اور بھی سنگین بنا دیا ہے۔ (اسٹار)

[؟] طور پر یہ کوئی تبصرہ نہیں کیا جا رہا ہے تاہم معلوم ہوا ہے کہ یہ تجاویز امریکی سفیر قاہرہ کو پیش کی گئی ہیں۔ (اسٹار)

دولت مشترکہ کے ممالک کو مسئلہ کشمیر کی نزاکت کا احساس ہے

لنڈن ۲۱ جولائی۔ یہاں کے باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ برطانیہ کو کشمیر کی صورت حال پر تبصرہ کرنے میں عجلت سے کام نہیں لینا چاہئیے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہائٹ ہال اس تشویش سے باخبر نہیں ہے۔ جو دولت مشترکہ اس طویل تنازعہ پر محسوس کر رہی ہے۔
برطانوی ہائی کمشنر متعینہ ہندوستان سر آرچیبالڈ نائی نے دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر گورڈن واکر سے متعدد طویل ملاقاتیں کی ہیں۔ اور پاکستان کے برطانوی ہائی کمشنر نے بھی تفصیلی کیفیت لکھ بھیجی ہے۔
وزیر اعظم ایٹلی کو بھی حالات اور ان کی اہمیت سے باخبر رکھا گیا ہے۔ اگر ان حالات پر کوئی تبصرہ ہوا بھی تو غالباً آئندہ ہفتہ سے پہلے نہیں ہوگا
اگرچہ سرکاری سطح پر کوئی بات نہیں کہی گئی ہے لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق دولت مشترکہ کے ملکوں کے درمیان تبادلہ آراء جاری ہے اگرچہ اب تک یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ گفت و شنید کوئی مزید قطعی شکل اختیار کریگی یا نہیں۔
دولت مشترکہ کے ایک سے زیادہ ارکان کا جس میں برطانیہ بھی شامل ہے۔ نیک نیتی کے ساتھ یہ خیال ہے کہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کسی قسم کی مصالحت کی امید ان ذاتی رابطوں سے ہی کی جا سکتی ہے۔ جو اسوقت ڈاکٹر گراہم مسٹر لیاقت علی خاں اور پنڈت نہرو سے قائم کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

برطانوی قرارداد کی پیشی ملتوی کر دی گئی

لنڈن ۲۱ جولائی۔ مصر کی طرف سے مصالحت کی پیشکش کی۔ جو یہاں خبر موصول ہوئی ہے جس اسرائیل کی طرف سے ضمانت کی شرط لگائی گئی ہے۔ اس کا یہاں خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس طرح نہر سویز کی ناکہ بندی کا مسئلہ حفاظتی کونسل سے باہر ہی طے کر لیا جا سکتا ہے۔
اگرچہ پوری تفصیلات موصول ہونے تک سرکاری [؟]